(7)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸

تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

THE ALFAZL QADIAN

اخبار الفضل قادیان
ہفتہ میں دو بار فی پرچہ ۲ ار

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت پیشگی سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ ترسیل زر بخدمت منیجر الفضل

جماعت احمدیہ کا مسلم آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

نمبر ۶۲	مورخہ ۷ فروری ۱۹۲۸ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۳ ر فروری شام کے قریب بذریعہ موٹر پٹھانکوٹ سے تشریف لائے۔ چونکہ وہاں سردی سخت تھی۔ اور ایک دو بچے بیمار بھی ہو گئے۔ اس لئے واپس آ گئے۔ اب انشاء اللہ پھیر و چیچی کی طرف جائیں گے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے دہلی تشریف لے گئے۔

گرلز سکول کا معائنہ ہوا۔

۳ر فروری کو قادیان میں کسی قسم کی ہڑتال نہیں ہوئی۔ ہندوؤں کی دوکانیں بھی حسب معمول کھلی تھیں۔

سیرت رسول کریم صلعم پر لیکچر دینے کی تیاری کرنے والے

۲۰ جون کے مجوزہ جلسہ میں سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لیکچر دینے کے لئے تیاری کرنے کے متعلق اس وقت تک جن اصحاب نے درخواستیں بھیجی ہیں۔ ان کی کل تعداد ۱۰۹ ہے۔ اور ان کی صوبہ وار تقسیم یہ ہے۔

پنجاب	صوبہ سرحد	صوبہ بنگال	صوبہ بہار	اڑلیہ	سندھ
۹۶	۵	۳	۲	۲	۱

ان اصحاب میں سے صرف ۶ ایسے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ میں داخل نہیں۔ اور ایک ہندو ہیں۔ پنجاب کو چھوڑ کر باقی تمام صوبوں کے لوگوں نے ابھی تک اس تحریک کی طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ان صوبوں میں خاص کوشش سے یہ تحریک پھیلائیں۔

موریشس میں احمدیہ سالانہ جلسہ

امسال دستور کے مطابق جماعت احمدیہ موریشس کا سالانہ اجتماع مسجد دارالسلام روز ہل میں ۱۲ جنوری کو ہوا۔ چونکہ اس دن روز ہل میں ایک بہت بڑا میلہ لگتا ہے۔ اور مختلف اطراف جزیرہ سے ہر ملت و مشرب کے لوگ بکثرت آتے ہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ کا بہت سالوں سے یہ طریق رہا ہے۔ کہ اس دن اپنا جلسہ منعقد کرے۔ تا اس میلہ میں آئے ہوئے لوگ قدرے کلام اللہ سن جائیں

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہماری جماعت کی مسجد دارالسلام ایک ایسی موزوں جگہ پر واقع ہے کہ اس میلے میں آنے والے عام طور پر اس کے دروازے کے سامنے کے وسیع میدان میں کھنچ کھنچ پھرتے ہیں۔ پس دارالسلام میں اگر کوئی واعظ کچھ بیان کرتا ہو تو کوئی نہ کوئی سعید فطرت آ کر ضرور سنتا ہے۔

یہ میلہ اصل میں مدراسیوں کے ایک تہوار کے موقعہ پر لگتا ہے۔ اس دن کئی مرد و زن آگ پر چلتے ہیں۔ اور اپنے دینی رسومات ادا کرتے ہیں۔ یہ عموماً پانچ بجے شام کو ہوا کرتا ہے۔ لیکن لوگ دو ڈیڑھ بجے سے آنے لگ جاتے ہیں۔

اس سال بھی ہمارا جلسہ منعقد ہوا۔ قریباً سب مقامات کے احمدی احباب شریک جلسہ ہوئے۔ بارہ بجے جلسہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے سیکرٹری صاحب نے روئداد سنائی۔ بعدہٗ پریذیڈنٹ صاحب نے اپنی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس میں جماعت کی مساعی جمیلہ پر تصور کرتے ہوئے خدا کا شکر ادا کیا۔ اور بعض دوستوں کی کوتاہیوں پر افسوس کا اظہار کیا۔ اس کے بعد سیکرٹری فائننشل سکرٹری صاحبان نے اپنی اپنی رپورٹیں سنائیں۔ پھر اس سال کے بجٹ پر بحث ہوئی۔ اس مقام پر اس کی دو مدوں کا ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا

۱۔ جماعت احمدیہ سین پیر کی بہت دنوں کی خواہش اور آرزو کے مطابق ایک رقم بجٹ میں شامل کر دی گئی ہے تا اس جگہ ایک مسجد اور ایک سکول بنایا جائے۔

۲۔ پچاس روپے طلباء اور طالبات کے انعام کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ یعنی ایک امتحان دینیات کے مسائل میں لیا جائے گا۔ اور دو اعلیٰ نمبروں میں پاس ہونے والے لڑکوں اور لڑکیوں میں انعام تقسیم کئے جائیں گے۔ بجٹ کی منظوری کے بعد انتخاب ممبران بورڈ کیا گیا۔ سوائے دو دوستوں کے سب سابق گزشتہ ہی کے ممبران از سر نو منتخب ہوئے۔ تین بجے نماز ظہر ادا کی گئی۔ جس کے بعد مسٹر مازود نے سورۃ والّیل کی تفسیر بیان کی۔ اور چندہ کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ چار بجے عصر کی نماز پڑھی گئی۔ جس کے بعد عاجز نے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر قرآن مجید کی حقانیت اور منجانب اللہ ہونے پر تقریر شروع کی۔ سامعین برآمدے میں بنچوں پر بیٹھے تھے۔ غرض ہمارا جلسہ نہایت خیر و خوبی سے ختم ہوا۔ اور پانچ بجے جلسہ برخاست ہوا۔

زین العابدین مولوی فاضل از موریشس

اخبار احمدیہ

ضروری اعلان

ڈاکٹر فضل کریم صاحب پنشنر مہاجر قادیان کو جلد قادیان واپس پہونچ جانا چاہیئے۔ کیونکہ ایک ضروری کام ہے۔ اگر وہ مجبوری کی وجہ سے قادیان نہ آسکتے ہوں۔ تو بذریعہ تار اپنے پتہ سے اطلاع دیدیں۔ چونکہ ان کا پتہ معلوم نہیں ہے اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا گیا ہے۔

ناظر امور عامہ

شکریہ

میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے میری بیوی کی وفات پر ہمدردی کے خطوط لکھے۔ نیز ان احباب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میری بیوی کی وفات کی خبر پڑھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ اور تمام ناظرین سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے لئے اور میرے بچوں کے لئے دعا فرمائیں (صوفی) غلام محمد سابق مبلغ ماریشس۔

قابل فروخت زمین

ہائی سکول کو جو شہر سے سڑک جاتی ہے۔ اس پر دو کنال اراضی ایک دوست اپنی مجبوریوں کی وجہ سے فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ ضرورتمند احباب اس کے متعلق جلد سے جلد قیمت کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ زمین بہت عمدہ موقع پر واقع ہے۔ ناظر اعلیٰ قادیان

امداد بیکاران

ایک صاحب جن کی عمر ۳۵ سال ہے۔ اس وقت بیکار ہیں۔ ان کی ایک بیوی اور دو بچے ہیں۔ ہر قسم کا دیسی کھانا بہت عمدہ پکا سکتے ہیں۔ بہت عرصہ باورچی رہ چکے ہیں۔ ۱۹۱۰ء سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اگر کوئی دوست انہیں اپنے پاس کسی خدمت پر لگا سکیں۔ تو وہ تنہا یا معہ عیال خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ تنخواہ کا فیصلہ ناظر امور خارجیہ قادیان کی معرفت کیا جائے۔

ناظر امور خارجیہ قادیان

سائمن کمیشن کا خیر مقدم

جماعت احمدیہ کی طرف سے

فارین سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے حسب ذیل تار سائمن کمیشن کو عدن ارسال کیا۔

"جماعت احمدیہ کمیشن کا تہ دل سے خیر مقدم کرتی اور اسے ہر ممکن امداد دینے اور اس کے ساتھ تعاون کرنے کا یقین دلاتی ہے"

۲۔ فارین سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے حسب ذیل تار سائمن کمیشن کو بمبئی ارسال کیا۔

"جماعت احمدیہ سائمن کمیشن کو خلوص دل سے خوش آمدید کہتی اور ہر ممکن امداد پیش کرتے ہوئے دعا کرتی ہے۔ کہ خدا و کریم اس کی کوششوں کو ملک کے لئے بابرکت بنائے"

۳۔ سیکرٹری صاحب بنگال پراونشل احمدیہ ایسوسی ایشن برہمن باڑیہ بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں۔

"بنگال پراونشل احمدیہ ایسوسی ایشن نے رائل کمیشن کے ورود ہندوستان پر دلی خیر مقدم کا اظہار کیا۔ اور اسی مضمون کا ایک تار کمیشن کے پریذیڈنٹ کو بمقام بمبئی ارسال کیا"

۴۔ سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ میرٹھ سٹی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سائمن کمیشن کے صدر کو ان کے ورود ہند پر خیر مقدم کا تار دیا گیا جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعاون کا یقین دلایا گیا۔

اردو ریویو کے خریداروں کو اطلاع

ماہ فروری کا رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو ۵ ماہ فروری کو اکثر خریداروں کے نام وی پی ہوگا۔ تا کہ ۱۹۲۸ء کی پیشگی قیمت رسالہ وصول کیجائے۔ نیز ان کے نام بھی جنہوں نے تاحال ۱۹۲۷ء کا چندہ ادا نہیں کیا۔

یہ رسالہ مضامین کے لحاظ سے ایک خاص رسالہ ہے کیونکہ اسمیں ایک تو حضرت خلیفۃ المسیح کی وہ تقریر (خلاصتہً) درج ہے جو حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر فرمائی۔ نیز مسئلہ ختم نبوت پر ایک سیر کن بحث نوشتہ مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ روس ہے۔ جس میں آیات قرآنی و احادیث صحیحہ سے استدلال کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ خریداران رسالہ ... مع وی۔ پی انکاری واپس نہ فرمائینگے۔ رسالہ کے خریدار پہلے ہی اتنے کم ہیں۔ کہ اخراجات بھی پورے نہیں ہوتے۔ پس مہربانی فرما کر توسیع اشاعت میں جد تامہ فرمائیں۔ ناظم طبع و اشاعت قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۲۸ء

چھوت چھات کی تحریک پر خاص زور دینے کی ضرورت

مسلمانوں کے تنزل اور ادبار کے دیگر وجوہات میں سے ایک بہت بڑی اور خطرناک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ ان کے کاموں میں استقلال اور ثبات نہیں۔ ان کے لیڈروں میں سے درد مند دل رکھنے والے اور قومی مفاد پر ذاتی منافعہ کو قربان کرنے والے گو کمیاب ہیں۔ مگر نایاب نہیں۔ اور وہ اپنے درد دل سے مجبور ہو کر آئے دن ان کی فلاح و بہبودی کی تجاویز سوچتے اور ان پر مسلمانوں کو عمل کرنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے مسلمان یا تو ایسے لوگوں کی باتوں پر کان نہیں دھرتے۔ یا اگر ان تحریکات کی معقولیت خود بخود ان کے دلوں میں جگہ پیدا کر لیتی ہے۔ اور وہ مجبوراً ان پر عمل بھی شروع کر دیتے ہیں۔ تو وہ عمل ایک قلیل عرصہ کے لئے ہوتا ہے۔ مسلمان نہایت زور و شور اور غوغا آرائی سے آج ایک کام شروع کرتے ہیں۔ اور اس شدومد سے کرتے ہیں۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ وہ کبھی عمر بھر اسے ترک نہیں کریں گے۔ مگر کچھ عرصہ نہیں گزرنے پاتا۔ کہ اسے ترک کر کے بالکل فراموش کر دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ اس تحریک سے کوئی فائدہ حاصل کر سکتے وہ ان کے لئے مضرت رساں ثابت ہوتی ہے۔

ہر عقلمند انسان کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ہر کام شروع کرنے سے پہلے نہایت ٹھنڈے دل سے اس کے اچھے اور بُرے پہلوؤں پر غور کر لے۔ اور جب اس کو مطابق شریعت و سنت اور اپنے لئے مفید سمجھ کر ایک دفعہ شروع کر دے۔ تو پھر اس پر اس سختی سے عمل کرے۔ کہ کوئی مشکل اور کوئی روک واسطے اسے ہٹا نہ سکے۔ قرآن کریم سے بھی یہی طریق احسن معلوم ہوتا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تو صاف الفاظ میں ارشاد فرمادیا ہے۔ کہ بہترین عبادت و ریاضت وہی ہے۔ جس میں مداومت ہو۔ اور ایک معمولی اور ظاہراً طور پر ادنےٰ عبادت کو جس میں کہ مداومت اور استقلال ہو۔ اس بڑی سے بڑی ریاضت سے اعلےٰ اور افضل قرار دیا ہے۔ جو کبھی کبھی کی جائے۔ یعنی جب دل چاہا ہے۔ شروع کر دی۔ اور جب چاہا چھوڑ دی۔

تجربہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ کسی کام کا اچھا نتیجہ اس کے مستقل طور پر کرنے سے ہی نکل سکتا ہے۔ ورنہ اچھے سے اچھا اور مفید سے مفید کام نقصان رساں بن جاتا ہے

پس مسلمانوں کو یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ کوئی تحریک خواہ وہ کس قدر ہی مفید اور عمدہ کیوں نہ ہو۔ ان کے لئے ایسی صورت میں منفعت بخش ہو سکتی ہے۔ جب وہ استقلال سے اس پر عمل کریں۔

مسلمان کئی صدیوں سے ہندوؤں کی اس پالیسی کا شکار ہو کر جس کا نام انہوں نے چھوت چھات رکھا ہوا ہے افلاس و غربت۔ ذلت اور نکبت کے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں۔ اور ان کی غیرت اور حمیت کی حس اس قدر مردہ ہو گئی تھی۔ کہ انہیں کبھی یہ خیال بھی نہ آیا تھا۔ کہ یہ تحریک ہندوؤں کے لئے کس قدر سود رساں اور ان کے لئے کس درجہ تباہ کن ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ ان کی آنکھیں کھول گئیں اور ان کو اس امر کا احساس ہو گیا۔ کہ ان کی باعزت زندگی کا انحصار اس امر پر ہے۔ کہ وہ بھی ہندوؤں سے اس وقت تک چھوت چھات کریں۔ جب تک کہ ہندو اسے ترک نہ کریں۔ ورنہ وہ دن دور نہیں۔ کہ وہ ہندوستان کے شودروں اور اچھوتوں میں شمار ہونے لگیں گے۔ اور ان کی بھی وہی حالت ہو جائے گی۔ جو ان اقوام کی نظر آرہی ہے۔

خدا تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ مسلمانوں نے اس بات کو توجہ سے سُنا۔ اور اس پر عمل کرنے کا عزم صمیم کر لیا۔ اور حتی الامکان اس پر کاربند ہو گئے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ جوش و خروش جو اس تحریک کے آغاز کے وقت ان میں تھا۔ وہ کسی قدر سرد ہو رہا ہے۔ اور اب ایک ایسی رو چلی ہے۔ جس سے خطرہ ہے کہ مسلمان چھوت چھات کی مفید تحریک کو ہمیشہ کے لئے خیرباد نہ کہدیں۔

بعض مسلمان لیڈروں نے ہندوؤں کے ساتھ ملکر سائمن کمیشن کے مقاطعہ کا اعلان کیا ہے۔ اور ہڑتالیں کرنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ مقاطعہ کمیشن میں دونوں اقوام کے لیڈروں کی اس ہم آہنگی کو ہندو مسلم اتحاد سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ گو یہ بات نہایت خوش کُن ہے۔ کہ سائمن کمیشن سے کم از کم ہندوستان کی دو قوموں میں اتحاد کا خیال تو پیدا ہو گیا ہے۔ خدا کرے۔ کہ اس سے مستقل اور پائدار اتحاد کی صورت پیدا ہو جائے۔ مگر ممکن ہے بعض مسلمان یہ سمجھ کر کہ چھوت چھات کی تحریک منافی اتحاد ہے اُسے ترک کر دیں۔ اس لئے ہم ان کو یہ بتانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ ہندوؤں سے چھوت چھات کسی عداوت کی بنا پر شروع نہیں کی گئی۔ بلکہ یہ مسلمانوں کی اپنی اقتصادی اصلاح کی غرض سے جاری کی گئی ہے۔ اور اس کا اثر کسی صورت میں بھی اتحاد سوز نہیں ہو سکتا۔ اگر مسلمان چھوت چھات ترک بھی کر دیں۔ جیسے انہوں نے ابھی تک پورے طور پر اختیار ہی نہیں کیا تو ہندو پھر بھی اس پر کاربند رہیں گے۔ اور جب ہندوؤں کا مسلمانوں سے چھوت چھات کرنا اتحاد کے منافی نہیں۔ تو مسلمانوں کا اس بارے میں ان کی تقلید کرنا کس طرح منافی اتحاد ہو سکتا ہے۔ پس مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اتحاد کے لئے ہر ممکن سعی کریں۔ کیونکہ مسلمانوں کا فرض ہی فسادات کو مٹا کر صلح و آشتی کو قائم کرنا ہے۔ مگر اس اتحاد کی رو میں اس قدر نہ بہ جائیں۔ کہ اپنے نفع و نقصان کا بھی خیال نہ رہے۔ چھوت چھات پر سختی سے عمل رکھیں۔ اور اس وقت تک اس کو ترک نہ کریں۔ جب تک ہندو اس کو صاف طور پر نہ چھوڑ دیں۔ اس وقت دیگر فرائض کے ساتھ ہی ہماری جماعت کا یہ بھی فرض ہے کہ مسلمانوں سے چھوت چھات کرانے کے لئے سخت جدوجہد اور کوشش سے کام لے۔ کیونکہ خطرہ ہے۔ کہ مسلمان اسے چھوڑ نہ دیں اور پہلے سے بھی زیادہ خطرہ کے منہ میں نہ جا پڑیں۔ کیونکہ ایک تو ہندو دوکاندار ان سے پچھلی کسر بھی نکالنے کی کوشش کریں گے دوسرے جن مسلمانوں نے بڑی جدوجہد سے سرمایہ مہیا کر کے دوکانیں کھولی ہیں۔ وہ تباہ ہو جائیں گے۔ اور ان کی تباہی کا اثر تمام مسلمانوں پر نہایت ہی ناگوار پڑیگا۔

سیرت النبیؐ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاک سیرت کے متعلق ۲۰۔ جون کو جلسے کر کے تقریریں کرنے کی جو تحریک فرمائی ہے۔ اس میں حصہ لینے والے اصحاب کے لئے حضور عنقریب ضروری نوٹ اور ہدایات شائع فرمائیں گے۔ لیکن ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب کو اس کتاب کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی جائے۔ جو "سیرت النبیؐ" کے نام سے حضور کی تصنیف شدہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت پر شائع ہو چکی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی۔ آپ کے دنیا پر احسانات اور آپ کی بے نظیر قربانیاں۔ اگرچہ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر اس کتاب میں بیان کی گئی ہیں مگر طرز بیان ایک طرح سے ایسی کلید ہے۔ جس کے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مقدس زندگی کے ہر ایک پہلو کے متعلق کافی ذخیرہ بہم پہونچ سکتا ہے

اس سیرت کو ایک خاص امتیاز حاصل ہے۔ جو اور کسی سیرت میں نہیں ملے گا۔ وہ یہ کہ اس کی بنیاد صحیح بخاری جیسی معتبر اور مستند کتاب پر ہے۔

ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ اکثر ذی علم احباب اس مضمون کی طیاری میں اس سیرت سے بہت کچھ امداد لے رہے ہیں۔ دوسرے احباب بھی اس کتاب کا ضرور مطالعہ کر کے مستفید ہوں۔ مجلد کی قیمت دو روپے ہے۔ اور کتاب گھر قادیان سے مل سکتی ہے۔

خواجہ حسن نظامی صاحب پر قاتلانہ حملہ

یہ معلوم کر کے ہمیں سخت رنج اور افسوس ہوا۔ کہ ۳۰- جنوری کی شام کو کسی شقی القلب نے خواجہ حسن نظامی صاحب پر جبکہ وہ موٹر میں بیٹھے ہوئے مسجد نظام الدین اولیا کے پاس سے گذر رہے تھے۔ پستول سے چار فائر کئے خواجہ صاحب تو خدا کے فضل سے بچ گئے۔ لیکن ان کے ساتھ ان کے خسر بیٹھے تھے۔ ان کے سر میں دو گولیاں لگیں۔ اور وہ اسی وقت فوت ہو گئے۔ موقعہ واردات پر ایک شخص ظہیر نامی گرفتار کیا گیا جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ خواجہ صاحب کے رشتہ داروں میں سے ہے۔

چونکہ ابھی تک اس افسوسناک واردات کے تفصیلی حالات ہمارے پاس نہیں پہونچے۔ اس لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ کن حالات اور کن اسباب کا یہ نتیجہ ہے۔ لیکن اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ خواجہ صاحب کے دشمن جو انہیں عرصہ سے دھمکیاں دے رہے تھے۔ اپنی شرارت کو انتہا تک پہونچانے میں کامیاب ہو گئے۔ اب گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ اس شرارت کا پوری احتیاط کے ساتھ کھوج لگائے۔ اور جس شخص یا اشخاص کا اس میں دخل ثابت ہو۔ ان کو عبرتناک سزا دے۔

ہندوؤں میں ایثار

ہندوؤں کی زرپرستی ایک عام اور مشہور بات ہے۔ ایک ہندو ایک معمولی رقم خرچ کرنے کی بجائے اپنی جان پر تکلیف برداشت کرتا ہے۔ مگر بایں ہمہ ہندوؤں میں مذہب کیلئے قربانی کا مادہ اس درجہ موجود ہے۔ کہ مسلمانوں کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اخبار آریہ ویر راولپنڈی ۲۸- جنوری لکھتا ہے:-

"دھن کنجوسوں مکھی چوسوں سے شکھشا اور اناتھ آلیہ وغیرہ کے لئے ایک پھوٹی کوڑی لے لینی بھی ریت سے تیل نکالنا ہے۔ وہ بھی مرنے کے بعد بیکنٹھ جانے کے لئے پنڈدوں کو ہزاروں کی تھیلیاں سونپ دیتے ہیں"

ہندو بخوبی جانتے ہیں۔ کہ ان کا اس طرح دیا ہوا روپیہ کسی رفاہ عام یا بنی نوع انسان کی ہمدردی کے کاموں پر خرچ نہیں کیا جائیگا۔ بلکہ یہ انہی پنڈوں کی ذاتی ملکیت ہوگا۔ جو بقول آریہ ویر اس روپیہ کو اس طرح خرچ کرتے ہیں "گانجا۔ چرس اور چنڈو کا دم لگانا۔ پنڈے جی کا پردھان لکھشن ہے .... رنڈی بازی۔ ماس کھانا شراب اڑانا اور جوا کھیلنا بھی ان کے لئے لازمی ہو رہا ہے"۔

مگر ہندو ان کو مذہبی پیشوا سمجھتے ہوئے برابر روپیہ دے رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مسلمانوں پر اس قدر غفلت طاری ہے۔ کہ وہ ان مبلغین کی مالی امداد کی طرف بھی متوجہ نہیں ہوتے۔ جو اسلام کی تبلیغ اور مسلمانوں اور دیگر بنی نوع انسان کی بہبودی کی خاطر دن رات مصروف عمل ہیں۔

مسلمانوں کو ضرورت اتحاد

اسلام اور اہل اسلام آج ایسے پرآشوب زمانہ سے گذر رہے ہیں۔ کہ جب تک وہ تمام فروعی اختلافات کو مٹا کر متحدہ طاقت کے ساتھ کفر و شرک کا مقابلہ نہیں کریں گے۔ ان کے لئے اپنی ہستی کو برقرار رکھنا ایک خیال موہوم ہو جائے گا۔ اور اسی مقصد کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے یہ تحریک فرمائی ہے۔ کہ تمام مسلمان سیاسی مقاصد کی خاطر متحد ہو جائیں۔

اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں میں اس قدر شدید اصولی اختلافات ہیں۔ کہ ایک فرقے کو دوسرے سے کوئی نسبت ہی نہیں رہتی۔ اور بالکل ایک جداگانہ مذہب معلوم ہوتا ہے۔ مگر بایں ہمہ وہ اس وقت متحد اور یکجان ہو رہے ہیں۔ بلکہ یہاں تک کہ اچھوت اقوام کو بھی جن کے لئے ان کے شاستروں میں سخت ترین احکام موجود ہیں۔ اس وقت محض سیاسیات کی خاطر گلے لگا رہے ہیں۔ جس سے ان کا مقصد صرف اپنی تعداد میں اضافہ کرنا ہے۔

اسی طرح سکھوں میں بھی باہمی نزاعات نہایت وسیع ہیں۔ مگر اب انہوں نے سیاسی اتحاد کی ضرورت اور اہمیت کو محسوس کر کے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ

"جو دعوے کرتا ہے۔ کہ میں سکھ ہوں اور میرا کسی دوسرے مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ اُسے یہ مت کہو۔ کہ تو سکھ نہیں ہے بلکہ اُسے اپنا بھائی سمجھو۔ خواہ وہ دھوکا باز۔ فریبی۔ بہروپیا اور ٹھگ ہی کیوں نہ ہو"۔ (شیر پنجاب ۲۹- جنوری)

مذکورہ بالا الفاظ مسلمانوں کو غور سے مطالعہ کرنے چاہئیں۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا انہیں اتحاد کی ضرورت نہیں

مخلوط انتخاب کا نتیجہ

آج کل ہر ہندو لیڈر اس بات کے لئے کوشاں ہے۔ کہ ہندوستان میں مخلوط انتخاب کو ترجیح دی جائے۔ اور اسے متحدہ قومیت کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ اگر جداگانہ انتخاب کا اصول تسلیم کر لیا گیا۔ تو جن حقوق پر وہ سالہا سال سے متصرف چلے آتے ہیں۔ وہ ان کو ترک کرنے پڑیں گے۔ اور اگر مخلوط انتخاب رائج ہو جائے۔ تو مسلمانوں کے حقوق چھیننے میں ان کو بہت آسانی ہو جائے گی۔ کیونکہ ہندوستان میں عام طور پر ان کی اکثریت ہے۔ اور جن صوبوں میں ان کی اقلیت ہے۔ وہاں بھی اپنی دولت اور اثر و رسوخ سے کام لیتے ہوئے تمام کانسٹی ٹیوشنز پر قابض ہو سکیں گے۔

نہایت افسوس ہے۔ کہ بعض مسلمان لیڈر بھی ہندوؤں کے ساتھ اتحاد کرنے کے شوق میں مخلوط انتخاب کے بدنتائج سے آگاہ ہونے کے باوجود اس کی تائید کر رہے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اگر یہ طریقہ انتخاب رائج ہو گیا۔ تو تمام کانسٹی ٹیوشنز پر ہندوؤں کا قبضہ یقینی طور پر ہو جائے گا۔ اس کا تازہ ثبوت انبالہ کنٹونمنٹ بورڈ ہے۔ وہاں مخلوط طریقہ انتخاب ہے۔ اور کسی قوم کے لئے نشستیں مخصوص نہیں ہیں۔ ہر قوم کا امیدوار جس کو چاہے۔ اپنی رائے دے سکتا ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ انبالہ چھاؤنی میں تقریباً پندرہ ہزار مسلمان آباد ہیں۔ پچھلے کئی سالوں سے ہندوؤں نے کسی مسلمان امیدوار کو کامیاب نہیں ہونے دیا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ اگر تمام ملک میں یہ طریق انتخاب رائج ہو جائے۔ تو مسلمانوں کی حالت کیا ہوگی۔

علماء کے پتے درکار ہیں

نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کو ہر فرقہ کے بارسوخ علماء کے پتے درکار ہیں۔ احمدی جماعتوں کے تبلیغی سکرٹری صاحبان بہت جلد اپنے اپنے علاقہ کے علماء کے پتے ارسال کریں۔ پتے مکمل ہونے چاہئیں۔ اور یہ بھی تشریح ہونی چاہیئے کہ فلاں عالم فلاں فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔

مسلمان نیابت جداگانہ پر کیوں مصر ہیں!

جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے مسلم مشنری مقیم لندن نے ہندو مسلم تعلقات پر ایک مضمون اخبار "دی اوٹ لک" (۳۱ دسمبر) میں شائع کرایا تھا جس کا ترجمہ ناظرین کے استفادہ کے لئے درج ذیل ہے۔ ملک صاحب لکھتے ہیں:۔

ہندوستانی مسلمان اپنے ملک کی پولیٹیکل حالت میں ترقی کے خواہش مند اور قومی حکومت خود اختیاری کے حصول کے لئے فکر مند ہیں۔ اور اس خواہش و آرزو میں وہ ہندوؤں سے کسی طرح بھی پیچھے نہیں۔ لیکن اگر وہ جداگانہ نیابت کے اصول کو قائم رکھنے کے لئے مصر ہیں۔ اور اس قدر سختی سے مصر ہیں کہ اگر ان کو اصلاحات سے بالکل محروم بھی کر دیا جائے۔ تو بھی وہ اس اصول کو چھوڑنے پر طیار نہیں۔ تو اس کی تمام تر ذمہ داری ہندوؤں پر ہے۔ ہندو قوم نے ایک عرصہ سے جو جارحانہ پیش قدمی مسلمانوں کے خلاف شروع کر رکھی ہے۔ اس سے مسلمانوں کو اپنے مستقبل کا خاص خیال پیدا ہو گیا ہے۔ ہندوستان کے مفاد کی خاطر ضروری تھا۔ کہ کثیر التعداد اور طاقتور قوم قلیل التعداد اور کمزور قوموں کی مدد کرتی۔ تا کہ ملک اقتصادی تعلیمی اور تجارتی لحاظ سے ترقی کرتا۔ مگر گذشتہ چند سال سے ہندوؤں کی سرگرمیاں اس جہت کے بالکل برعکس ہیں۔ آریہ سماج کی قیادت میں پنجاب یو۔ پی اور بنگال کے ہندوؤں نے مسلمانوں کو ہر شعبۂ زندگی میں کمزور کرنے کے لئے اپنی انتہائی طاقت صرف کر دی ہے۔ لالہ لاجپت رائے جیسے مقتدر ہندو لیڈر نے سندھ ہندو کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے کہا تھا۔ اگر ہندو اپنی اندرونی حالت کی اصلاح کر کے اپنے گھر کو درست کر لیں تو وہ حکومت برطانیہ اور مسلمان قوم کی متحدہ طاقت سے پورے اتر سکتے ہیں۔ ہندوؤں کے ذمہ وار لیڈروں کی طرف سے ایسے جذبات کے اظہار کے بعد اور ان کی سرگرمیوں کے پیش نظر مسلمانوں سے جائز طور پر کس قدر توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ جداگانہ نیابت کو اڑا کر اپنے آپ کو من حیث القوم بے دست و پا بنا لیں گے۔

اقوام ہند میں ایک دوسرے پر بے اعتمادی اور شک و شبہ کا ہونا بھی اس بات کی ایک وجہ ہے۔ کہ رائل کمیشن میں ہندوستانیوں کو نہیں لیا گیا۔ اور سرکاری بیان کہ ایسے ہندوستانی ممبروں کا ملنا جو صحیح طور پر ملک کے نمائندہ سمجھے جا سکیں۔ ناممکن تھا بھی بالکل بے بنیاد نہیں ہو سکتا ہے جیسا کہ مخلوط انتخاب کے حامی مصر ہیں

اس سے مخلوط ذمہ داری کی استعداد پیدا ہوتی ہو۔ مگر اصلاحات کے چھ سالہ تجربہ نے اس خیال کا بے بنیاد ہونا ثابت کر دیا ہے۔ چند ایک حلقہ ہائے انتخاب میں جہاں کہ مخلوط طرز پر انتخاب ہوا۔ ہندو ممبران مسلمانوں کو محروم کر کے کونسلوں پر پورے طور پر قابض ہو گئے ہیں۔ یو۔ پی لیجسلیٹو کونسل میں برٹش انڈین ایسوسی ایشن نے گذشتہ سال چار منتخب شدہ ممبروں میں سے ایک بھی مسلمان منتخب نہیں کیا۔ حالانکہ اودھ میں متعدد بلند مرتبہ مسلمان تعلقدار موجود ہیں۔ آگرہ کے زمیندار حلقہ انتخاب نے جس میں کہ ہندو مسلم دونوں شامل ہیں۔ دونوں ہندو ممبر ہی منتخب کئے ہیں۔ اسی طرح ایوان تجارت نے بھی ایک ہندو کو ہی لیجسلیٹو کونسل میں بھیجا ہے۔ ان تمام حلقوں میں ہندو اور مسلمان دونوں اقوام کے رائے دہندگان شامل تھے۔ مگر چونکہ ہندو رائے دہندگان کی تعداد مسلمانوں سے زیادہ تھی۔ وہ کامیاب ہو گئے۔ ایسے حلقوں سے بھی جو خاص طور پر مفادِ عامہ کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ جیسے زمینداروں کا حلقہ یا یونیورسٹی ہمیشہ ہندو ہی منتخب ہوئے ہیں۔

صوبہ بہار میں میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں مخلوط انتخاب رائج ہے۔ وہاں پر ڈسٹرکٹ بورڈ کے پچھلے دو انتخابوں میں ۴۳ بورڈوں میں ۲۷ ایسے تھے جن میں مسلمانوں کی نمائندگی بالکل نہ تھی۔ پنجاب میں یونیورسٹی کی طرف سے کبھی کوئی مسلمان منتخب نہیں ہوا۔ کیونکہ اس میں ہندو رائے دہندگان زیادہ ہیں۔ اگرچہ پنجاب میں بلحاظ آبادی مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ صوبہ دہلی کی طرف سے لیجسلیٹو اسمبلی میں ایک مخلوط سیٹ موجود ہے۔ اور اس کے لئے ایک ہندو دوبارہ منتخب کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس صوبہ میں ایسے ایسے مسلم لیڈر موجود تھے۔ جو کہ باہمی مناقشات سے بالکل آزاد ہیں۔ اور جن کو ہندوستان بھر میں مسلمان بڑی عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

مذکورہ بالا حقائق کی موجودگی میں مسلمانوں سے جو کہ پہلے ہی تمام پہلوؤں میں پیچھے ہیں۔ ہندو کس طرح امید رکھ سکتے ہیں۔ کہ وہ جداگانہ انتخاب کے طریقہ کو اڑا دیں۔ اور اپنے معتمد علیہ نمائندوں کو کونسلوں میں اپنے مفاد کے تحفظ کے لئے نہ بھیجیں۔ تا کہ برادرانِ وطن جو کہ ان کی قومی ہستی کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اپنی من مانی کارروائیاں کرتے رہیں۔ مسٹر مانٹیگو سابق وزیر ہند نے مسلمانوں کے اس مطالبہ کی اہمیت کا احساس کیا۔ اور گو اصولاً وہ جداگانہ نیابت کے خلاف تھے۔ مگر ان کو مجبوراً اس نتیجہ پر پہنچنا پڑا۔ کہ مسلمانوں کے مفاد اور حقوق کے تحفظ کے لئے جداگانہ نیابت کا اصول نہایت ضروری ہے۔ اور کہ اصلاحات کامیابی کے ساتھ عمل میں ہی نہیں لائی جا سکتیں جب تک کہ مسلمانوں کی نمائندگی کا علیحدہ انتظام نہ کیا جائے۔ اور ان سے پہلے لارڈ مارلے نے بھی جو کہ ہندوستان کے سیاسی معاملات میں بصیرت تامہ رکھتے تھے۔ تقریباً دس سال قبل یہی رائے قائم کی تھی۔ اور انہوں نے ہندو مسلم سوال کو اسی طرح حل کیا تھا۔ کہ بجائے اس کے کہ قلیل التعداد اقوام کے حقوق غصب کئے جائیں۔ بہتر ہے۔ کہ آپس میں سمجھوتہ کر لیا جائے۔ اور کہ زبانی اتحاد کے دعووں کی موجودگی میں دوسروں کے جائز حقوق کی پامالی کسی طرح بھی مستحسن نہیں سمجھی جا سکتی۔

ہندوؤں کے مندروں کی حالت

مس میو نے اپنی تصنیف موسومہ "مدر انڈیا" میں ہندوؤں کی بعض مذہبی اور تمدنی خرابیوں کو ظاہر کیا تھا۔ ہندو بجائے اس کے کہ ان کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتے۔ مس میو کے خلاف سخت کلامی کرنے لگ گئے اور چیخ و پکار سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے۔ کہ مس میو نے جو کچھ لکھا وہ لفظ بلفظ صحیح اور درست ہے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ ہندو مندروں پجاریوں اور پنڈتوں وغیرہ کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا کثیر حصہ حقائق پر مبنی ہے۔ ہمارے اس بیان کی تصدیق آریہ ویر راولپنڈی (۲۶ جنوری) کے مفصلہ ذیل الفاظ سے بخوبی ہو سکتی ہے چنانچہ مندروں میں جو پنڈے وغیرہ رہتے ہیں۔ ان کے متعلق لکھا ہے۔

"ان کے ہاں یہ قاعدہ ہے کہ ہمیشہ ایک ہی عورت یا م[illegible] دیوان خاص میں اجازت لیکر جا سکتا ہے...... تیرتھ استھانوں میں استریوں کا آواگن ہی زیادہ رہتا ہے...... دیوداسی رکھنے کا رواج بھی کہیں کہیں خصوصاً مدراس پر[illegible] کے مندروں میں بہت زیادہ ہے۔ یہ دیوداسیاں جوان نوجوان لڑکیاں ہوتی ہیں۔ اور دھرم کے نام پر اپنا ست[illegible] اور یوجن پنڈوں پجاریوں اور ان کی کام دھنیو یاترا[illegible] کے ہاتھ بیچا کرتی ہیں"

ہم نہیں سمجھتے کہ جب مندروں اور تیرتھ استھانوں [illegible] افعال شنیعہ کا ارتکاب خود ہندوؤں کے نزدیک مسلم [illegible] تو مس میو نے ایسا کونسا قصور کیا تھا کہ اس کے خلاف اس قد[ر] شورش برپا کی گئی ہندوؤں کو چاہیئے۔ کہ ایسی خرابیاں جلد دور کر کے ہندو دھرم کے نام سے بدنامی کا داغ دھونے کی کوشش[illegible]

حاجیوں کے متعلق

کیا حرم کا تحفہ زمزم کے سوا کچھ بھی نہیں

(از قاضی نذیر احمد صاحب بی۔ اے (علیگ) ایل۔ ایل۔ بی ایڈوکیٹ۔ راولپنڈی)

میں یورپ اور بعض اسلامی ممالک کی سیاحت کرتا ہوا گذشتہ ستمبر کے آغاز میں وارد حجاز ہوا۔ مکہ معظمہ میں جا کر کعبۃ اللہ کی زیارت اور حج عمرہ کی سعادت حاصل کی۔ اور بعض دیگر مقامات کی سیر کر کے حاجیوں کے ایک جہاز "دارا" پر ہندوستان واپس آیا۔ جو حاجی میرے ہم سفر تھے ان کی تعداد سات سو کے قریب تھی۔ اس طرح مجھے عام حاجیوں کی حالت کے مطالعہ کا عمدہ موقعہ ملا۔ اب چونکہ پھر وقت آگیا ہے۔ کہ مسلمانوں میں سے کئی خوش نصیب لوگ اُس پاک زمین کی سعادت دیدار کے شوق میں عازم سفر ہوں۔ بلکہ ایک قافلہ بھی روانہ ہو چکا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ بعض امور پر مخصوص توجہ دلاؤں۔

جس چیز نے میرے دل پر سب سے پہلے اثر کیا وہ حاجیوں کا افلاس اور زبوں حالی تھی۔ حجاج کمیٹیوں یا اس قسم کی دیگر مجالس کی کوشش کے باوجود ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی حج کے لئے چلی جاتی ہے۔ جن پر احکام دینی کی رو سے حج فرض نہیں ہوتا۔ نہ صرف یہ کہ تیس فیصدی لوگوں کی مالی حالت خراب تھی۔ اور اُن میں سے کئی علانیہ بھیک مانگتے تھے۔ بلکہ قریبًا چالیس فیصدی آدمیوں کی جسمانی حالت بھی بہت ناقص تھی۔ یہ لوگ بوڑھے۔ بیمار اور نحیف و ناتواں تھے اور کئی تو ایسے تھے۔ کہ اُن کی نسبت جدہ سے روانگی کے وقت ہی ہمکو خدشہ تھا۔ کہ وہ زندہ وطن تک نہ پہنچیں گے۔ چنانچہ چار ایسے آدمی اثنائے سفر میں فوت ہو گئے۔ ان لوگوں کی موت بہت دلگداز اور پر حسرت تھی۔ کیونکہ ان کا غسل و کفن اور نماز جنازہ بے پرواہی اور عدم اہتمام کے ساتھ انجام پائے۔ سب سے بڑھکر یہ کہ ان بے کسوں کی نعشیں نیلے پانیوں میں پھینک دینی پڑیں۔ نہ تو انہیں نبی کریم کی پُرانوار سرزمین میں جگہ پانے کی عزت ملی۔ اور نہ ہی اپنے وطن اور عزیزوں کا قرب حاصل ہوا۔ مگر سوال یہ ہے کہ جب حج کا فرض استطاعت و اہلیت سے مشروط ہے۔ اور اس شرط میں بدنی صحت اس حد تک شامل ہے جتنی کہ مالی حالت۔ تو پھر کیوں ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ صرف انہی لوگوں کو یہ سفر اختیار کرنے دیا جائے۔ جو ان دونوں شرائط کے اعتبار سے صحیح اہلیت رکھتے ہوں۔ کیوں یہ نہیں کیا جاتا۔ کہ حجاج کمیٹیاں ہر مقام پر جہاں ایسے مسافر جمع ہوتے ہوں۔ ایک ایک لائق اور نیک دل مسلمان ڈاکٹر مقرر کریں۔ جو طبی معائنہ کیا کریں۔ اور جن مسافروں میں بوجہ کسی بیماری کے یا محض ضعف پیری کے کوفت سفر کی تاب برداشت نہ پائیں۔ ان کو صحت کا سرٹیفکیٹ نہ دیں۔ اور اگر یہ لوگ اصرار کریں تو دین کے عالم موجود ہوں۔ جو ان پر خدا کا حکم واضح کریں گے محبت اور نرمی کے ساتھ اس بات کا قائل کریں۔ کہ ادائے حج صرف اسی صورت میں اللہ تعالےٰ کی رضا و خوشنودی کا موجب ہو سکتا ہے۔ جب وہ اس کی مقرر فرمودہ شرائط کے ماتحت عمل میں آئے۔

اس کے سوا عام طور پر ان ایام میں بہت وسیع اور مخصوص پراپیگنڈا ہونا چاہیے۔ تاکہ ضعیف اور نیم جان لوگ خصوصًا ایسی عورتیں گھروں سے روانہ ہی نہ ہوں۔ ان کی جگہ صحت مند جوان لوگ اور دولت والے یہ فرض زیادہ تعداد میں ادا کیا کریں۔ مساجد میں یہ باتیں مسلسل دلچسپ موضوع وعظ ہوں۔ اور اسلامی اخباروں میں متواتر یہ انتباہ جلی عنوانوں سے جاری رہے۔

میں نے لندن کے بعض رسائل میں حالات حج اور حجاج پر جو مضمون دیکھے تھے۔ اُن میں حاجیوں کی بدحالی کا بڑا حقارت انگیز نقشہ کھینچا گیا تھا۔ اور میں نے اس کو غیر مسلم راویوں کے بغض و تعصب پر محمول کیا تھا۔ لیکن ذاتی مشاہدہ کے بعد میری رائے ہے۔ کہ وہ روائتیں جھوٹی نہ تھیں صرف مبالغہ آمیز تھیں۔ اور یہ بات ناقابل انکار ہے کہ حجاج کی ایک قابل لحاظ تعداد کی حالت ایسی ہوتی ہے جو میری ناچیز رائے میں اسلام کے لئے موجب عار اور باعث بدنامی بنتی ہے۔

ایک دوسری شکایت جس کا علاج ضروری ہے وہ حاجیوں کے جہاز ہیں۔ میں نے ایسے دو جہاز دیکھے ہیں۔ ہم جدہ سے عدن تک "دارا" میں اور عدن سے کراچی تک "جہانگیر" میں آئے تھے۔ یہ دونو جہاز مغل لائن کے ہیں جس کی مالک ٹرنر مارسین اینڈ کمپنی ہے۔ جو کیفیت مسافروں کی ان جہازوں پر میں نے دیکھی۔ اس سے بدتر کیفیت گمان و تصور میں لانی بھی مشکل ہے۔ اصل میں یہ جہاز مسافروں کے لئے نہیں بلکہ بار برداری کے لئے بنائے گئے تھے۔ اور جس جگہ عام طور پر مال بھرا جاتا ہے۔ وہاں حج کے موسم میں مسافروں کو اس طرح بھر دیتے ہیں۔ کہ گویا وہ انسان نہیں۔ بلکہ غلے کی بوریاں ہیں۔ ہر مسافر کو بستر بچھانے اور اپنا اسباب رکھنے کے لئے جو جگہ حصے میں آتی تھی وہ انچوں کے حساب سے ناپی جا سکتی ہے۔ فٹوں کا حساب بے محل ہوگا۔ اس کے سوا چونکہ جہاز والے کھانے کا کوئی بندوبست نہیں کرتے۔ اور ہر مسافر کو خواہ وہ کسی درجہ کا ٹکٹ رکھتا ہو۔ اپنے کھانے کا خود انتظام کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ہر چند قدم کے فاصلے پر ایک چولہا جلایا جاتا ہے۔ اور کھانے کے برتن اور دیگر متعلقہ سامان بکھیر دیا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سارا جہاز ایک بڑے میلے اور بے ترتیب باورچی خانہ کا منظر پیش کرتا ہے۔ اور جو مصیبت آفتاب کی قیامت خیز گرمی سے شروع ہوتی ہے۔ اس میں یہ بے شمار چولہے اور ان کا دھواں ایک نیا اور ناقابل برداشت اضافہ کرتے ہیں۔ اس پر قلت جگہ کے باعث مسافروں میں جنگ و فساد ایک جدا شکایت پیدا کرتا ہے۔ جدھر دیکھو ایک ہنگامہ جاری ہے۔ خود غرضی اور تنگدلی ہر طرف حکمراں ہے۔

اس آخری چیز کا ایک منظر اتنا دردانگیز تھا کہ یہ جہاز ہر صاحب خیال کے لئے مرقع بصیرت تھا۔ میں نے کئی دفعہ دیکھا۔ کہ کوئی لاغر و بیمار حاجی لڑکھڑاتا ہوا دھوپ سے بچنے کی خاطر اپنی جگہ چھوڑ کر کسی سایہ دار جگہ کی تلاش میں نکلا ہے۔ لیکن چونکہ اس کے کپڑے بہت میلے کچیلے ہیں اور شدید افلاس کے باعث اس کی ہیئت غیر دلکش ہے۔ اس لئے جہاں آکر بیٹھتا ہے۔ وہاں کے حاجی بھائیوں نے اس کو اس طرح دھتکار دیا۔ کہ گویا وہ ناپاک ہے۔ وہ وہاں سے اٹھ کر ضعف کا مارا آہستہ آہستہ کسی دوسری جگہ پہنچا ہے۔ اور ڈرتے ڈرتے ایک کونے میں دبک گیا ہے۔ مگر وہاں سے بھی درشتی اور نفرت کے ساتھ اٹھا دیا گیا ہے۔ میں پوچھتا تھا۔ آیا یہ وہی لوگ ہیں۔ جو ابھی تاریخ عالم کی سب سے بڑی قربانی کی یادگار تازہ کر کے واپس آ رہے ہیں۔ کیا اسوۂ خلیل اللہ کی ظاہری تقلید نے ان کے دلوں میں ایثار اور نفس کشی کی کوئی اُمنگ پیدا نہیں کی۔ کیا شہنشاہ کائنات کے مزار اخضر کا مشرف دیدار بالکل بے اثر رہا ہے۔ اور قلوب میں کوئی گداز پیدا نہیں ہوا۔ اگر ہوا ہے تو پھر کیوں بھائی کے دکھ سے بھائی کا دل بے چین نہیں ہو جاتا۔ اور کیوں سنگدلی اُسی طرح کارفرما ہے۔ جیسے اس پُرسعادت و خیر سفر سے پہلے تھی؟

اس کیفیت کو دیکھکر مجھے سر اقبال کے اس شعر

[illegible]

زائران کعبہ سے پوچھے کوئی اقبال یہ
کیا حرم کا تحفہ زمزم کے سوا کچھ بھی نہیں

جہاز کی جن تکلیفوں کا ذکر میں نے کیا ہے۔ ان کا علاج میری ناقص رائے میں یہ ہے۔

۱۔ جن جہازوں پر حجاج کے جانے کا بندوبست کیا جائے۔ ان کا حجاج کمیٹی کے بعض ہوشیار اور واقف کار نمائندے معائنہ کریں۔ اور بڑی احتیاط سے حساب لگائیں۔ کہ ہر جہاز پر کتنے انسان مسافروں کے لئے جگہ ہے اور جو تعداد جس جہاز کے لئے اس طرح مقرر کر دی جائے اس سے زیادہ مسافر وہ جہاز نہ لے جائے۔

۲۔ جس طرح ٹکٹوں کی رقم واپسی کے سفر سمیت پہلے لے لی جاتی ہے۔ اسی طرح کھانے کے لئے بھی ایک رقم لے لی جایا کرے۔ اور جہاز والے یا تو خود یہ کام اپنے ذمے لیں یا ملازم یا ٹھیکیدار رکھے جائیں۔ جو مقررہ قیمتوں پر معین قسم اور مقدار کا کھانا بہم پہونچایا کریں۔ تاکہ مسافروں کو خود کھانا نہ پکانا پڑے۔ اور نہ باورچی خانہ کا کُل سامان اٹھانا پڑے۔

۳۔ ہر جہاز پر ایک ذی فہم اور نیک دل آدمی کو حجاج کمیٹی کی طرف سے افسر یا رہنما کار مقرر کر دیا جایا کرے جو حجاج کے مشیر عمومی کا کام کرتا رہے۔ اور جہاز کے کپتان کو کمپنی کی طرف سے ہدایت ہو کہ اس رہنما کار کی جو جو تجویزیں مسافروں کے آرام کی نسبت ہوں۔ یا جو شکایت وہ انتظام کے بارے میں کرے۔ اس پر مخصوص توجہ دی جائے۔ ایسا افسر یا رہنما کار حاجیوں کے بے شمار چھوٹے چھوٹے جھگڑوں کو بھی مٹایا کرے گا۔

۴۔ جہاز ران کمپنیوں کو اس بات پر آمادہ کیا جائے۔ کہ حجاج کے جہاز پر اگر سب کے سب نہیں تو اکثر ملازم مسلمان ہوں۔ تاکہ حجاج کے ساتھ جو زیادہ تر غریب سادہ اور ناواقف ہوتے ہیں۔ ہمدردی محبت کا برتاؤ کریں۔ جہازوں کا غیر مسلم عملہ عموماً بیشتر سختی اور حقارت سے پیش آتا ہے۔ میں اگلی قسط میں انشاء اللہ سلطان ابن سعود کی حکومت و انتظامات کے ان پہلوؤں کا ذکر کروں گا۔ جن کا حاجیوں سے تعلق ہے۔

ضرورت مدرس

سانڈھن ضلع آگرہ کے احمدیہ مڈل سکول کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جو کہ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہو۔ تنخواہ ماہوار پچاس روپے درخواستیں بمعہ اسناد ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کی خدمت میں آنی چاہئیں۔

مجاہد دمشق پر قاتلانہ حملہ کی تفصیل!

حملہ علماء کی اشتعال انگیزی کا نتیجہ تھا

خدا تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہونے کا لطف

مولوی جلال الدین صاحب نے اپنے زخمی ہونے کے جو حالات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھ کر بھیجے ہیں۔ وہ کئی لحاظ سے ہمارے لئے باعث فخر اور قابل خوشی ہیں۔ اور ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ایک مجاہد دین کو حوصلہ اور دلیری جرأت اور بہادری۔ اپنے فرض تبلیغ کے متعلق سرگرمی کا جو نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ وہ ہمارے عزیز بھائی نے نہایت عمدگی اور خوبی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی ہمت میں برکت دے۔ اور اسے بیش از پیش دین کی خدمات سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔ جب حملہ ہوا۔ اس وقت مولوی صاحب چنے خرید کر لا رہے تھے تاکہ جلد اور بآسانی اپنی بھوک کا علاج کر کے ان احباب کے لئے روحانی غذا مہیا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ جو اس وقت ان کے جائے قیام پر جمع ہونے والے تھے۔ اس بے نوائی اور بے سروسامانی کو دیکھیئے اور ادھر حوصلہ اور قوت ملاحظہ کیجئے۔ کہ جب زخم لگتے ہیں اور خطرناک زخم لگتے ہیں بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر ناامیدی کا اظہار کرتے ہیں۔ خود مولوی صاحب بھی اپنا آخری وقت سمجھ کر ضروری امور کے متعلق اپنے ایک بھائی کو ہدایات دیدیتے ہیں۔ اس وقت بھی اظہار افسوس کرنے والوں کے لئے آپ کی زبان پر یہ الفاظ ہیں۔ کہ مجھے زخمی ہونے کا کوئی افسوس نہیں۔ وہ میرے ہی بھائی تھے۔ جو افغانستان میں سنگسار کئے گئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اس بات پر بھی افسوس کرتے ہیں۔ کہ حملہ آور نے اسلام کے سے مذہب کو بدنام کیا۔ جو ایسے افعال کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

خدا کا شکر ہے۔ کہ اس نے مولوی صاحب کو دوبارہ زندگی عطا کی۔ اور ہمیں فخر ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہماری جماعت کو ایسے حوصلہ مند اور دلیر جوان عطا کئے ہیں۔

ہم اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ جنہیں اپنے خدام کی تکلیفوں کا اس قدر احساس ہوتا ہے۔ جتنا کسی قریبی سے قریبی رشتہ دار کو بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کے ایک خادم کو ایک بہت بڑے امتحان میں کامیابی عطا کی ہے۔ اور پھر صحت و تندرستی بخشی ہے۔ نیز اس امر کے متعلق بھی مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ کہ حضور کے عہد سعادت مہد میں جس وقت بھی جس نوجوان کو جان تک پیش کر دینے کا موقعہ ملا۔ اس نے ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے دریغ نہ کیا۔

ایڈیٹر

پیارے آقا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے مجھے محض اپنے فضل و کرم سے اتنی طاقت عطا فرمائی۔ کہ میں حضور کی خدمت میں یہ عریضہ لکھوں۔ پیارے آقا۔ میری زندگی کی کوئی امید نہ تھی۔ اطباء کہتے تھے کہ پانچ فیصدی بھی بچنے کی امید نہیں مخالفوں نے حادثہ کے دوسرے روز میری موت کی خبر مشتہر کر دی تھی۔ مگر حضور اور جماعت کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے خارق عادت طور پر جلدی شفا عطا فرمائی۔ حتیٰ کہ بعض طبیب بھی حیرانگی ظاہر کرتے ہیں۔ آج مجھے چارپائی پر لیٹے ہوئے گیارہ دن ہو گئے ہیں۔ آج ڈاکٹروں نے آخری معائنہ کیا۔ زخموں پر سے پٹیاں کھول دی ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے زخم مندمل ہونے کے قریب ہیں۔ مگر ابھی تک کمزوری کی وجہ سے چلنے کی طاقت نہیں ہے

تفصیل حادثہ یہ ہے کہ پہلے تو مجھے مدت سے خطوط میں قتل کی دھمکیاں دی جاتی تھیں۔ چنانچہ ٹریکٹ الجہاد الاسلامی (جس میں میں نے یہ ثابت کیا تھا۔ کہ اس وقت دین کے لئے قتال جائز نہیں۔ بلکہ یہ زمانہ تبلیغ کا زمانہ ہی) کے بعد مشائخ کی طرف سے یہ خط آیا تھا۔ کہ چونکہ تم جہاد دینی اور دین کے لئے قتال کو حرام قرار دیتے ہو۔ اس لئے ہم پر تمہارا خون گرانا واجب ہے۔ پھر دو ماہ سے جب میں نے ان کے چیلنج مباحثہ کا جواب دیتے ہوئے شرائط مناظرہ شائع کیں۔ اور لکھا کہ مناظرہ تحریری ہونا چاہیئے۔ اور فلما توفیتنی کے موت کے سوا، آسمان پر اٹھا لینے کے معنی ثابت کرنے پر تین ہزار عرش انعام مقرر کر دیا۔ اور علاوہ ازیں پانچ چھ اشخاص بھی سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ تو پھر انہوں نے منبروں پر مساجد میں لوگوں کو ہمارے خلاف اُکسانا شروع کیا۔ اور کہا کہ نہ تم اس ہندی سے ملو۔ نہ اس کی کتابیں پڑھو۔ اور مزید برآں انہوں نے مخفی کمیٹیاں بھی کیں۔ جن میں قتل وغیرہ کے مشورے کرتے رہے۔ جیسا کہ میں حضور کو ان امور کے متعلق خطوں میں اطلاع دیتا رہا ہوں۔

جب سے یہاں جنگ شروع ہوئی ہے۔ ایسے کئی واقعات ہو چکے ہیں۔ اس لئے ان کو دیکھتے ہوئے میں مستبعد نہیں سمجھتا تھا۔ کہ میرے ساتھ بھی ایسا ہو۔ مگر صدق اور حق کی قوت تھی۔ جو میرے دل کو کبھی خوف زدہ نہ ہونے دیتی تھی۔ اور جب کبھی ایسا خیال آتا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر زبان پر آ جاتا تھا

ولست اخاف من موتی وقتلی
اذا ما کان موتی فی الجہاد

دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب تذکرۃ الشہادتین میں ایک عبارت ہے۔ جو ہمیشہ میری آنکھوں کے سامنے رہتی ہے۔ مجھے خوب یاد ہے۔ جب میں نے اسے پہلی بار پڑھا۔ تو اس نے میرے جسم میں ایک بجلی کی سی تاثیر کی تھی۔ اس وقت میں سخت رو دیا تھا۔ اور اسی وقت خدا تعالیٰ سے دعا کی تھی۔ کہ اے خدا ہمیں بھی سید عبد اللطیف صاحب شہید سا صدق و استقامت عطا فرما۔ اس عبارت کے الفاظ تقریباً یہ ہیں:-

اے عبد اللطیف تیرے پر خدا تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں ہوں۔ کہ تو نے میری زندگی میں صدق و وفا و استقامت کا نمونہ دکھایا۔ جو میرے بعد آئیں گے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ وہ کیا نمونہ دکھائیں گے۔

اسی طرح میرے ایک معزز دوست نے قادیان سے لکھا۔ کہ اگر دمشق کی بجائے جدہ میں آپ جا کر تبلیغ کریں۔ تو وہاں سے سب ممالک میں تبلیغ کر سکیں گے۔ تو میں نے انہیں یہی جواب دیا تھا۔ کہ میں تو حکم کا بندہ ہوں۔ جیسا حضرت صاحب ارشاد فرمائیں گے۔ بجا لاؤں گا۔ لیکن اگر مجھ پر چھوڑا جائے تو میں اسی بات کو ترجیح دوں گا کہ یا تو تبلیغ کرتے کرتے یہاں فوت ہو جاؤں۔ یا اللہ تعالیٰ مجھے ایک مستقل مخلص جماعت عطا فرمائے۔

۲۲ دسمبر ۱۹۲۷ء کو مغرب کی نماز پڑھکر اپنے گھر سے نکلا تا کوئی کھانے کی چیز خریدوں چونکہ دن جمعرات کا تھا۔ اور اس دن رات کو سب احمدی میرے مکان پر جمع ہوتے ہیں۔ بازار دور ہونے کی وجہ سے وہاں جانا نہ چاہا۔ میرے مکان کی گلی سے باہر نکلتے ہی ایک دکان ہے۔ وہاں سے چنے خرید کر اپنے گھر واپس چلا۔ مکان سے چھ سات قدم کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا موڑ ہے۔ جہاں مغرب ہوتے ہی اندھیرا چھا جاتا ہے۔ جب وہاں پہونچا۔ تو میں نے یہ محسوس کیا کہ مجھے کوئی پیچھے سے پکڑنا چاہتا ہے۔ جب میں نے اس سے بھاگنے کی کوشش کی۔ تو اس نے زور سے خنجر میری کمر میں مارا۔ اس ضرب کو میں نے محسوس کیا۔ میرے ہمسایہ کا دروازہ کھلا تھا۔ انہیں جلدی سے داخل ہو گیا۔ اور انہیں کہا دیکھو مجھے کسی نے خنجر سے مارا ہے۔ آخر وہ اترے اس وقت خون زور سے بہ رہا تھا۔ میں اپنے مکان کے دروازہ میں بیہوش ہو کر گر پڑا۔ پولیس پہونچ گئی۔ اور آدھ گھنٹہ تقریباً اپنے کاغذات وغیرہ پر کر کے مجھے ہسپتال میں لائے۔ پہلے پہل جب میں نے محسوس کیا کہ مجھے کوئی پکڑنا چاہتا ہے۔ اس وقت درحقیقت اس نے خنجر سے ضرب لگائی تھی۔ اور وہ گدی اور دائیں شانہ کی ہڈی کے درمیان تھی۔ جب ہسپتال میں لائے۔ میرے تمام کپڑے خون سے رنگے ہوئے تھے۔ اور جسم بھی خون سے بھرا ہوا تھا۔ ڈاکٹر نے خود زخم کو اور وسیع کر کے خون نکالا۔ جو زخم شانہ کے قریب تھا وہ نہایت گہرا تھا۔ دو شریانیں بھی کٹ گئی تھیں۔ آخر صاف کر کے انہوں نے زخم سی دئے۔ احمدی بھی یہاں پہونچ گئے۔ نہایت افسردہ خاطر ہوئے۔ کیونکہ وہ ڈاکٹروں کو خفیہ طور پر باتیں کرتے سن چکے تھے۔ کہ بچنے کی امید نہیں ہے۔ میری یہ حالت تھی۔ کہ ضعف اور زخموں کے درد کی وجہ سے زیادہ بول بھی نہیں سکتا تھا۔ بیٹے منیر آفندی الحصنی سے اسوقت کہدیا۔ کہ جو روپیہ میرے پاس باقی ہے۔ اور کچھ فلاں شخص کے پاس ہے۔ یہ سب جماعت کا ہے۔ آپ کو قادیان پہونچا دینا ہو گا۔ اور حضرت صاحب کو جس قدر جلد ہو سکے ایک تار روانہ کر دیں۔ اسی حالت میں بعض مسلم اور غیر مسلم کہتے۔ یہ کیسا برا فعل ہے۔ تو میں انہیں یہی جواب دیتا تھا۔ کہ مجھے اپنی جان جانے کا قطعاً افسوس نہیں ہے۔ میرے ہی بھائی تھے جو افغانستان میں اسی امر حق کے لئے سنگسار کئے گئے۔ لیکن مجھے افسوس ہے۔ تو اس بات کا کہ مجھے مارنے والا اور جن کے مشورہ سے اس نے ایسا کام کیا وہ اپنے آپکو بادشاہ امن یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنے والے ہیں۔ لیکن یہ آپ کے نادان دوست ہیں جو اپنے سفاکانہ فعلوں سے اسلام کو بدنام کرتے ہیں خدا اور اس کا رسول ایسے کاموں سے بیزار ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہانوں کے لئے رحمت بنکر آئے تھے۔ نہ کہ عذاب۔ وہ لوگوں کو زندگی بخشنے کے لئے آئے تھے۔ نہ کہ جانیں لینے کے لئے میرے ذمہ ایک کام تھا۔ کہ میں انہیں پہنچا دوں آنیوالا مسیح آچکا ہے۔ ہاں وہ شاہزادہ امن جس کی ہزاروں سال سے آمد کی راہ تک رہے تھے وہ آگیا ہے۔ سو میرے خون کا ایک ایک قطرہ اس بات کا گواہ ہو گیا ہے۔ کہ میں نے انہیں مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہونچا دیا جس کے جواب میں انہوں نے میرا خون گرایا۔

پہلی رات میرا پیٹ اور سینہ سوج گیا۔ اسی طرح دوسرے دن حالت رہی۔ میں قطعاً ہل جل نہ سکتا تھا۔ آخر دوسرے دن جب حضور کی خدمت میں دعا کے لئے تار روانہ کر دیا گیا۔ تو مجھے ایک اطمینان سا حاصل ہو گیا۔ اور میں خود بخود دل میں کہنے لگا کہ یہ ورم وغیرہ سب زخم میں درد کی وجہ سے ہے خطرہ اس بات کا تھا۔ کہ زخم کا اثر کہیں پھیپھڑے اور گردوں تک نہ پہونچ گیا ہو۔ مگر تیسرے دن الحمد للہ کہ ورم کم ہونا شروع ہو گیا۔ اور تھوک کے ذریعہ خون نہ نکلا۔ پھر روز بروز شفا ہوتی چلی گئی۔ حتیٰ کہ آج ڈاکٹروں نے مجھے شفایابی کی مبارکباد دی۔ علاوہ دوسرے ڈاکٹروں کے ایک ڈاکٹر فرنساوی خود تین دفعہ آیا۔ اور اپنے سامنے زخموں پر پٹیاں بندھواتا رہا۔ بہت سے لوگوں کو شفاخانہ میں بھی تبلیغ کا موقعہ ملا ہے

الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے دوبارہ زندگی عطا فرمائی میں حضور سے اور تمام جماعت احمدیہ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ دعا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بقیہ زندگی میں پہلے سے بڑھکر تبلیغ حق اور صدق و استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔

میں اپنے احمدی دوستوں اور خصوصاً سید منیر آفندی الحصنی صاحب کا نہایت ممنون احسان ہوں۔ کہ جنہوں نے میری خدمت کے لئے رات دن ایک کر دیا۔ اور نہایت اخلاص سے ہر ایک قسم کی سہولت کے سامان بہم پہونچائے۔ حضور سے بھی سب کی استقامت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خصوصاً سید منیر آفندی الحصنی کیلئے جو سلسلہ کیلئے ہر قسم کی قربانی کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ ان کے باپ ان کی سخت مخالفت کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے والد صاحب کیلئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے سینہ کو حق کی قبولیت کیلئے کھولدے۔ حضور کا ادنیٰ ترین خادم جلال الدین شمس احمدی از دمشق

[illegible]

فہرست نو مبایعین

بقیہ ماہ اکتوبر ۱۹۲۷ء

۱۲۶۳- غلام محمد صاحب علاقہ پونچھ ریاست جموں
۱۲۶۴- روشن میاں " " "
۱۲۶۵- سرداری " " "
۱۲۶۶- شہادو " " "
۱۲۶۷- رحل بی بی " " "
۱۲۶۸- حسن بی بی " " "
۱۲۶۹- غلام بی بی " " "
۱۲۷۰- مہر بخش " " "
۱۲۷۱- سید محمد " " "
۱۲۷۲- کالا " " "
۱۲۷۳- نور حسن " " "
۱۲۷۴- ولی محمد " " "
۱۲۷۵- حیات بی بی " " "
۱۲۷۶- بہدے " " "
۱۲۷۷- کرم بی بی " " "
۱۲۷۸- روشن بی بی " " "
۱۲۷۹- شاہ بکردال " "
۱۲۸۰- بوبا " " "
۱۲۸۱- پٹھانی " " "
۱۲۸۲- صموتی " " "
۱۲۸۳- سید بی بی " " "
۱۲۸۴- بیگم بی بی " " "
۱۲۸۵- محمد الدین " " "
۱۲۸۶- غلام بی بی " " "
۱۲۸۷- قاسم بی بی " " "
۱۲۸۸- کالی " " "
۱۲۸۹- شہاب الدین " " "
۱۲۹۰- بھرہی " " "
۱۲۹۱- ریشم بی بی " " "
۱۲۹۲- ہاشم بی بی " " "
۱۲۹۳- ہدایت اللہ " " "
۱۲۹۴- راتی " " "
۱۲۹۵- کالی " " "

۱۲۹۶- جنت بی بی صاحبہ علاقہ پونچھ
۱۲۹۷- عبدالکریم صاحب " "
۱۲۹۸- جمعا " " "
۱۲۹۹- حسین بی بی " " "
۱۳۰۰- ولی محمد صاحب " "
۱۳۰۱- فدا حسین " " "
۱۳۰۲- میر محمد " " "
۱۳۰۳- میراں " " "
۱۳۰۴- بگیاں بی بی صاحبہ " "
۱۳۰۵- حسن محمد صاحب " "
۱۳۰۶- بہادر علی " " "
۱۳۰۷- روشن " " "
۱۳۰۸- دیوانہ " " "
۱۳۰۹- بیگم بی بی صاحبہ " "
۱۳۱۰- کالی " " "
۱۳۱۱- محمد یعقوب صاحب قیس نجیب آباد
۱۳۱۲- نواب الدین " سمبڑیال
۱۳۱۳- کرم الدین " جموں
۱۳۱۴- نظام الدین " دھرم کوٹ
۱۳۱۵- جھنڈا " قادیان
۱۳۱۶- شیخ محمد لطیف " کراچی
۱۳۱۷- لال الدین " بجام متصل قادیان
۱۳۱۸- شاہ محمد ترکھان ضلع سیالکوٹ
۱۳۱۹- نواب خاں زمیندار- گوجرانوالہ
۱۳۲۰- تاج الدین صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر گنڈا سنگھ والا۔
۱۳۲۱- زلیخا بی بی صاحبہ زوجہ فضل کریم صاحب ضلع ہزارہ
۱۳۲۲- عبدالرحیم صاحب ٹھیکیدار اشنگرو
۱۳۲۳- شیر زمان صاحب ضلع ہزارہ
۱۳۲۴- قاسم خاں " " "
۱۳۲۵- قدسیہ خانم صاحبہ " "
۱۳۲۶- شبیر احمد سٹوڈنٹ چھچھر

۱۳۲۶- عبداللطیف صاحب ریاست بہاولپور
۱۳۲۸- مستری غلام محمد " ضلع سیالکوٹ
۱۳۲۹- زوجہ " " "
۱۳۳۰- مستری حیات محمد " "
۱۳۳۱- حاکم بی بی زوجہ " "
۱۳۳۲- شیر محمد " " "
۱۳۳۳- اللہ رکھی زوجہ شیر محمد " "
۱۳۳۴- محمد شفیع ولد غلام محمد " "
۱۳۳۵- مریم بی بی ہمشیرہ " "
۱۳۳۶- ھوبے خاں صاحب پٹواری ضلع ہوشیارپور
۱۳۳۷- عبدالحق صاحب ضلع امرتسر
۱۳۳۸- فیض احمد بھٹی ہرچوکے گوجرانوالہ
۱۳۳۹- ڈی- بی احمد صاحب کنانور
۱۳۴۰- اقبال بیگم صاحبہ قلعہ دیدار سنگھ
۱۳۴۱- ربنواز خاں صاحب ٹانگسٹی
۱۳۴۲- بشیر احمد صاحب لائلپوری رنگریز گوجرہ

۱۳۴۳- محمد ابراہیم صاحب لائلپور
۱۳۴۴- رحیم گل جے - وی کلاس ٹریننگ کالج پشاور
۱۳۴۵- چوہدری رحیم بخش صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۳۴۶- مسماۃ مسلمہ " " "
۱۳۴۷- حاکم بی بی " " "
۱۳۴۸- کرم بی بی " " "
۱۳۴۹- احمد علی صاحب ضلع ہزارہ
۱۳۵۰- محمد عبدالرحمن " "
۱۳۵۱- مہر الدین صاحب چوہدیوالہ چک ۳۰ ضلع نوابشاہ (سندھ)
۱۳۵۲- محمد شریف " " "
۱۳۵۳- غلام فاطمہ " " "
۱۳۵۴- رشیدہ بیگم " " "
۱۳۵۵- جمیلہ بیگم " " "
۱۳۵۶- عبدالرشید صاحب "
۱۳۵۷- اللہ دتہ صاحب ضلع گورداسپور

۱۳۵۸- محمد حسین صاحب ضلع نبگام
۱۳۵۹- عبدالکریم صاحب سگنیلر ریلوے اسٹیشن راولپنڈی
۱۳۶۰- عبدالغفور صاحب سرہند ریاست پٹیالہ

۱۳۶۱- نور محمد صاحب ڈیرہ غازی خان
۱۳۶۲- محمد ساجد " بھاگلپور
۱۳۶۳- نصیر احمد " پٹواری تحصیل پاپٹن
۱۳۶۴- نذیر احمد خاں ٹمر "
۱۳۶۵- والدہ نصیر احمد " "

ماہ نومبر ۱۹۲۷ء

۱۳۶۶- آفتاب النساء صاحبہ برہمن بڑیہ بنگال
۱۳۶۷- آمنہ خاتون صاحبہ " "
۱۳۶۸- زبیدہ خاتون " " "
۱۳۶۹- عبدالعلیم صاحب " "
۱۳۷۰- عقیق النساء صاحبہ " "
۱۳۷۱- میاں چاند صاحب " "
۱۳۷۲- بشیر الدین " " "
۱۳۷۳- محمد اسماعیل " " "
۱۳۷۴- محمد اسرائیل " " "
۱۳۷۵- سمیع علی " " "
۱۳۷۶- صاحب علی " " "
۱۳۷۷- عزیز النساء " " "

۱۳۷۸- اجون خان صاحب چوکیدار جمرود
۱۳۷۹- اللہ دین " ضلع پشاور
۱۳۸۰- عبدالمنان " " "
۱۳۸۱- عبدالوہاب " " جمرود "
۱۳۸۲- احمدی " ٹوپی " "
۱۳۸۳- فضل رحیم " ضلع پشاور
۱۳۸۴- نصر اللہ خاں صاحب ایجنٹ نقول مردان
۱۳۸۵- شمس الدین صاحب پشاور
۱۳۸۶- قادر بخش " "
۱۳۸۷- محمد شریف " کاملیاں کے
۱۳۸۸- حبیب اللہ " ڈسکہ براہنا
۱۳۸۹- خیر دین " زرگر سیالکوٹ

۱۳۹۰- میاں بہاؤالدین ضلع پشاور
۱۳۹۱- عبداللطیف پسر " " "
۱۳۹۲- عبدالرفیق " " "
۱۳۹۳- محمد جمشید خاں " "
۱۳۹۴- مہر دل خاں " "
۱۳۹۵- چراغ شاہ " " "
۱۳۹۶- شاہ محمد صاحب- محمود آباد
۱۳۹۷- پیر محمد " " "
۱۳۹۸- عبدالعزیز " لائکپور
۱۳۹۹- عبدالستار " بھدرک لاڑیسہ
۱۴۰۰- مرزا محمد حسین " پنجابی پارچہ فروخت خاص کوچہ جاتون
۱۴۰۱- سرفراز خاں صاحب ضلع بنوں
۱۴۰۲- محمد اقبال " سیالکوٹ
۱۴۰۳- ابوالخیر محمد الدین " میانہ گوندل
۱۴۰۴- فاطمہ بی بی صاحبہ ضلع کٹک
۱۴۰۵- اللہ ماہی صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۴۰۶- محمد الدین " " "
۱۴۰۷- ظفر اللہ خاں " ضلع سرگودھا
۱۴۰۸- زوجہ محمد اسمعیل " تحصیل سمندری
۱۴۰۹- فضل الہی " گجرات
۱۴۱۰- عبدالہادی " سندیپ بنگال
۱۴۱۱- فتح احمد " پشاور
۱۴۱۲- نذیر احمد " "
۱۴۱۳- امۃ الرسول صاحبہ " "
۱۴۱۴- زہرہ بیگم " " "
۱۴۱۵- غوث محی الدین " "
۱۴۱۶- فیروز الدین چک ۱۷۱
۱۴۱۷- سید ارادت حسین صاحب بھاگلپور
۱۴۱۸- بابو عبدالحمید سندھ انجنیئرنگ کالج سکھر (سندھ)
۱۴۱۹- شیخ توکل حسین " چھپاوکھائی
۱۴۲۰- زوجہ محمد الدین " " رادھاکشن
۱۴۲۱- عبدالقادر صاحب کنانور - مالابار
۱۴۲۲- غلام قادر صاحب ضلع گجرات
۱۴۲۳- بابو مختار احمد صاحب ایم اے پشاور

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

کی طرف سے اس سال مندرجہ ذیل علمی۔ رُوحانی۔ مذہبی اور تواریخی کتابیں شائع ہوئی ہیں

لیکچر شملہ

سیدنا حضرت فضل عمر کا معرکتہ الآرا لیکچر جس میں مسلمانوں کو دوسری قوموں سے اشرف و ممتاز بننے کے بہت سے یقینی اور کامیاب گر بتلائے گئے ہیں۔ جن پر اگر وہ عامل ہو جائیں۔ تو آج ہی ان کے سارے دلدر دور ہو جائیں:

احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی بکثرت اشاعت کریں۔ قیمت ۳ر۔ مگر تقسیم کرنے والوں کو ایک روپیہ میں سات نسخے ملیں گے۔

تواریخ مسجد فضل لنڈن

اس وقت تک جو کچھ بھی انگلستان میں ہماری طرف سے تبلیغی کام ہوا ہے۔ یہ اس کی بہترین روئیداد ہے تختی بڑی۔ حجم ۱۲۰ صفحہ ساتھ ہی مناسب اور تاریخی مقامات کے بتیس نہایت ہی دل آویز ولایتی طرز کے فوٹو کپڑے کی خوبصورت جلد۔ اور اس پر مسجد کا سنہری نقشہ۔ الغرض یہ صوری و معنوی خوبیوں سے مالا مال تصنیف ہر ایک احمدی کو نہ صرف منگوا کر پڑھنی چاہیئے بلکہ آنے والی نسلوں کے لئے بطور یادگار بھی محفوظ رکھنی چاہیئے۔ قیمت مجلد ۱۲؍ غیر مجلد ۱۰؍۔

اسباق القرآن حصہ سوم

اس مفید اور ضروری کتاب میں بغیر استاد کی مدد کے قرآن شریف باترجمہ پڑھنے کا ڈھنگ بتلایا گیا ہے۔ جس کو اگر اردو دان اصحاب غور سے پڑھ جائیں۔ تو وہ یقیناً گھر بیٹھے ہی قرآن شریف باترجمہ پڑھ سکتے ہیں۔

حصہ سوم کی قیمت ۴ر۔ اول و دوم کی ۳ر

ہمارا خدا

یہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی نہایت ہی مفید تصنیف ہے۔ جس میں ہستی باریتعالے پر عام فہم اور سادہ الفاظ میں جامع بحث کی گئی ہے اور اس کے ثبوت میں کافی سے زائد دلائل جمع کر دئیے ہیں جن سے ہر طبقہ و خیال کے لوگ بخوبی مستفید ہو سکتے ہیں۔ احباب اس کو منگا کر خود بھی پڑھیں۔ اور دوسروں کو بھی پڑھائیں۔ حجم پونے دو سو صفحہ۔ قیمت بلا جلد ۱۲؍۔ مجلد ۱۸؍

سلسلہ ٹریکٹ تردید اصول وید

اس سلسلہ ٹریکٹ میں جس کے چھ نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ خود آریہ سماج ہی کی مسلمہ کتابوں کی رو سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ موجودہ وید جنہیں الہامی بتایا جاتا ہے۔ رشیوں کی تصنیف ہیں۔ طرز تحریر بھی سنجیدہ۔ متین اور محققانہ ہے۔ تاکہ اگر انہیں مخالف بھی پڑھیں۔ تو کوئی امر ناگوار نہ گذرے۔ قیمت فی سینکڑہ دو روپے بارہ آنے۔ ایک ٹریکٹ کی قیمت ۱ر

جو احباب کرام
سالانہ جلسہ پر تشریف نہیں لا سکے
وہ ان نہایت ہی مفید اور ضروری کتابوں
کو ضرور منگوا کر پڑھیں

چند متفرق کتابیں

مشاہدات عرفانی از قلم شیخ یعقوب علی صاحب قیمت دو روپے آٹھ آنے (۲؍۸)

سیرت مسیح موعود۔ ہر سہ حصص قیمت ۱۲؍

جان پدر۔ حضرت عرفانی کے خطوط بنام لخت جگر قیمت دس آنے (۱۰؍)

حیات ناصر۔ حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب کے حالات زندگی۔ قیمت ۱ر

قرآن شریف مترجم۔ بخط قاعدہ یسرنا القرآن قیمت چار روپے آٹھ آنے (۴؍۸)

حمائل باترجمہ۔ بطرز یسرنا القرآن قیمت ۴ر

سیرت المہدی حصہ دوم

یہ بھی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی تالیف ہے۔ جس میں آقائے نامدار حضرت مہدئی مسعود علیہ السلام کی پاک زندگی کے حالات خود ان ہی کے صحابہ کی زبانی جمع کئے گئے ہیں صحیح روایات کا یہ دل آویز اور روح پرور مجموعہ اس قابل ہے۔ کہ دوست بار بار اس کا مطالعہ کریں اور اپنے ایمان و ایقان اور عرفان کو زیادہ سے زیادہ بڑھائیں۔ حجم تقریباً دو سو صفحہ قیمت صرف ۱۲؍۔ مجلد کی ۱۲؍

جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات

یہ صیغہ دعوت و تبلیغ کے ناظر جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے کی تالیف ہے۔ جس میں واقعات کی رو سے بتلایا گیا ہے۔ کہ آج تک احمدیوں نے اسلام کی کس قدر شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ اس میں سب سے بڑا کمال یہ ہے۔ کہ اپنے دعوے کی تائید میں خود غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کے بہت سے اقوال نقل کئے ہیں۔ حجم ۴۸ صفحہ قیمت ۱ر مگر مفت تقسیم کرنے والوں کو ایک روپیہ کے تین نسخے ملیں گے۔

علاوہ ازیں آپ کے قومی بک ڈپو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دیگر علمائے سلسلہ کی بھی تمام کتب مذہب سلسلہ کی بھی ہیں۔ جس کتاب کی ضرورت ہو۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان کے پتہ پر خط بھیجکر منگوا لیجئے۔ فوراً تعمیل کی جائے گی۔

المشتہر مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اکسیر البدن رجسٹرڈ

جملہ جسمانی و دماغی کمزوریوں کا ایک ہی علاج ہے۔ دل میں نئی امنگ اعضاء میں نئی ترنگ اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا بس اس پر ختم ہے۔ قیمت خوراک ایکماہ پانچروپے بابو غلام محمد صاحب پارسل کلرک پشاور لکھتے ہیں۔ کہ میں نے اکسیر البدن کو بیحد مفید پایا۔ اس کا اثر ان سب مقوی ادویات سے آجتک جس قدر میں نے دیکھیں۔ افضل ہے۔

موتی سُرمہ رجسٹرڈ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے۔ جو اپنا معمول بنائیں گے۔ انشاء اللہ عمر بھر کبھی ان کی آنکھیں خراب نہ ہونگی۔ جو لوگ جوانی میں اس کا استعمال کرتے رہیں گے۔ بڑھاپے میں اپنی نظر جوانوں سے بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے +

سید اختر الدین صاحب ہیڈ مولوی کٹک سے لکھتے ہیں۔ کہ آپ کا سرمہ میرے ایک بھتیجے کی آنکھوں کے لئے جو بوجہ چیچک خراب ہوگئی تھیں بے حد مفید ثابت ہوا۔ ایک تولہ اور بذریعہ وی۔ پی بھیجدیں +

موتی دانت پوڈر رجسٹرڈ گوشت خورہ دانتوں سے خون یا پیپ کا آنا۔ دانتوں پر میل جمنی۔ ان کا زرد ہونا۔ منہ سے پانی کا آنا۔ وغیرہ جملہ امراض دندان کے لئے تریاق ہے۔ دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکاتا اور بدبو دہن سے دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

مولوی محمد الدین صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں۔ کہ میں نے یہ پوڈر استعمال کیا۔ بہت مفید پایا۔ علاوہ دانتوں کو صاف رکھنے کے یہ مسوڑوں کیلئے بھی بہت مفید ہے۔ نوٹ۔ ہر سہ ادویات اکٹھی منگوانیوالوں کیلئے محصولڈاک معاف

المشتہر:۔ مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

سندھ انجنیئرنگ کالج سکھر سندھ

میں قلیل عرصہ میں اوورسیر اور سب اوورسیر کلاس کی نہایت اعلےٰ تعلیم دی جاتی ہے آج ہی پرنسپل صاحب سے پراسپکٹس طلب فرمائیے

ضروری اعلان

میں عنقریب تجارتی اغراض کیلئے جنوبی اور مشرقی ہندوستان کے دورہ پر روانہ ہونے والا ہوں۔ اگر آپ اپنی اشیاء کی فروخت۔ تقسیم لٹریچر اور دیگر امور کے لئے معمولی کمیشن پر فائدہ اٹھانا چاہیں۔ تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔

(شیخ) عبد القیوم کمرشل ٹریولر۔ احمدیہ بلڈنگ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

ضرورت ہے

ایسے مڈل و انٹرنس پاس طلباء کی جو کہ ریلوے و محکمہ نہر وغیرہ میں ملازمت کرنے کے خواہشمند ہوں۔ مفصل حالات دو آنہ کا ٹکٹ بھیجکر معلوم کریں +

امپیریل ٹیلیگراف کالج دہلی

حمائل شریف کی قیمت میں خاص رعایت

مجھ سے خرید کر فائدہ حاصل کریں

یسرنا القرآن کی طرز پر سب سے پہلی حمائل شریف زرد اور سفید کاغذ پر چھپی ہوئی میرے پاس ہے میں نے اس کی قیمت بجائے مبلغ دو روپے کے صرف ایک روپیہ کردی ہے حمائل شریف نہایت عمدہ چھپی ہوئی ہے۔ کاغذ اعلےٰ درجہ کا ہے بوڑھے و بچے اس کو بخوبی پڑھ سکتے ہیں +

منشی محمد ابراہیم قادیان

تریاق زعفرانی

امراض ذیل کے لئے ہمہ صفت موصوف ہے۔ ضعف رئیسہ کی کمزوری کے لئے نہایت مفید ہے۔ نسیان ہو۔ معدہ کمزور ہو۔ دماغ کمزور ہو۔ دل دھڑکتا ہو۔ کمزوری جگر کیوجہ سے بدن میں خون کم ہو۔ رنگ زرد ہو۔ سر چکراتا ہو۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہو۔ طاقت کمزور پڑ گئی ہو۔ تو تریاق زعفرانی کا استعمال انشاء اللہ نہایت مفید اور آرام پہونچانے کا موجب ہوگا۔ قیمت فی ڈبیہ (عـ)

عبد الرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

پیتل کی خوبصورت پالش شدہ پائیدار منٹوں میں سیروں نفیس و لذیذ رومالی سیویاں تیار کرنیوالی نو ایجاد

مشین سیویاں

(نو ایجاد)

نقشہ نو ایجاد مشین سیویاں

(۱) مشین پیتل مع چھلنی دو عدد و سوراخ ۱۷۲
قیمت ۔ علاوہ محصولڈاک وغیرہ
(۲) مشین لوہا ۔ دو عدد چھلنی و چابی قیمت
(۳) " " قیمت ۔

حوالہ اخبار ضرور دیں۔ پتہ صاف و خوشخط

جدید کارخانہ مشین سیویاں محلہ دار العلوم قادیان پنجاب

ہندوستان کی خبریں

——— نئی دہلی ۳۱۔ جنوری۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کے نمائندے کو عند التحقیق معلوم ہوا ہے۔ کہ خواجہ حسن نظامی صاحب کی موٹر پر سات گولیاں چلائی گئیں۔ موٹر اڈے کے سامنے شام کے ساڑھے سات بجے کھڑی ہوئی خواجہ صاحب کے خسر بھائی ساونلیا بائیں جانب اُترے ہی تھے۔ کہ گولیاں یکے بعد دیگرے چلنی شروع ہو گئیں۔ دو گولیاں پاس سے نکل گئیں۔ تیسری گولی بھائی ساونلیا کی پشت پر لگی۔ اور وہ زمین پر گر گئے۔ خواجہ حسن نظامی اور ان کے ڈرائیور نے پولیس کے سامنے بیان کیا۔ کہ بھائی ساونلیا کے گرتے ہی گولیوں کا رُخ خواجہ صاحب کی طرف تھا جو دائیں جانب موٹر سے اُترے تھے۔ خواجہ صاحب ڈرائیور کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور وہ دونوں موٹر کے انجن کی اوٹ میں تھے۔ ساونلیا نے خواجہ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے چلا کر کہا۔ کہ مجھے سخت چوٹ لگی ہے۔ آپ اپنا بچاؤ کر لیجئے۔ گولی کھانے کے بعد بھائی نصف گھنٹے سے زیادہ زندہ نہ رہ سکے انہوں نے مرتے وقت ایک مختصر سا بیان دیا۔ جس میں انہوں نے کہا۔ میں نے بڑے کھمبے کی طرف سے سو گز کے فاصلہ پر ایک نوجوان موٹر کار کا تعاقب کرتے ہوئے دیکھا۔ میں اس نوجوان کو شناخت نہیں کر سکتا۔ غالباً وہ ظہیر تھا۔ خواجہ صاحب اور ان کے ڈرائیور نے متوفی کے اس بیان کی تصدیق کی۔ اور کہا۔ کہ ہم نے بھی حملہ آور کا چہرہ نہیں دیکھا۔ جب ظہیر کو پولیس کے سامنے لایا گیا تو اس کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار بالکل نہ تھے۔ اس نے سنجیدگی کے ساتھ کہا۔ کہ میں قطعاً بے قصور ہوں۔ اور مجھے اس وقوعہ کے متعلق کچھ علم نہیں۔ کوئی اور گرفتاری عمل میں نہیں آئی ✦

——— راولپنڈی ۳۰۔ جنوری "ترجمان سرحد" کے نامہ نگار مقیم کوہاٹ نے اخبار مذکور کو اطلاع دی ہے۔ کہ شیعہ سنی تنازعہ کے سلسلہ میں کوہاٹ میں ۵۰ ہ سنیوں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے ✦

——— وزیر آباد دھیری چند ٹمبر مرچنٹ نامی فرم نے سینیر سب جج گوجرانوالہ کی عدالت میں مولوی ظفر علی خاں اور ان کے لڑکے اختر علی خاں مالکان زمیندار کے خلاف ۳۸۰۰ روپیہ کا دعوے دائر کیا ہے۔ مدعی کا بیان ہے۔ کہ ملزمان نے وقت ٹالنے کے لئے کئی بنکوں کے چیک کاٹ دئے۔ جو بنکوں سے نامنظور ہو کر واپس آ گئے۔ یہ چیک بھی عدالت میں داخل کئے گئے

——— نئی دہلی ۲۸۔ جنوری۔ ریلوے کمیٹی نے لائل پور۔ چانن والا کراس کنکشن بنائے جانے کی منظوری دے دی ہے یہ لائن ایک کروڑ بیس لاکھ روپیہ کے صرفہ سے تیار ہوگی نیز ساؤتھ انڈین ریلوے کی مضافات مدراس کی ریلوے کو برقی قوت سے چلانے کی سکیم بھی منظور کر لی ہے۔

——— گوجرانوالہ ۲۸۔ جنوری۔ ایک جاٹ عورت کے خلاف ایک مقدمہ دائر ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کسی شخص نے اس کے خاوند کو قتل کر دیا تھا۔ لیکن عدالت نے ملزم کو بری کر دیا تھا۔ ملزمہ نے اپنے خاوند کے قاتل سے راہ و رسم پیدا کر لی۔ اور ایک دن اپنے مکان پر بلا کر اُسے قتل کر دیا ✦

——— ۱۵۔ فروری سے "مسلم آوٹ لک" کے حجم میں دو گنا کی ایزادی کی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی اخبار کے چندہ میں کمی کی گئی ہے۔ اب اخبار کی سالانہ قیمت ۱۸ روپے۔ اور ماہوار سوا دو روپے ہوگی۔

——— ناگپور ۲۸۔ جنوری۔ گذشتہ فساد ناگپور کے دوران میں ٹنڈہ پیٹھ میں ایک مسلمان فقیر کو قتل کرنے کے جرم میں آٹھ ہندوؤں پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔ مسٹر سٹیپل سشن جج ناگپور نے آج فیصلہ سنایا۔ چار ملزموں کو سزائے موت اور چار کو حبس دوام عبور دریائے شور کی سزا دی گئی ✦

——— مدراس ۲۹۔ جنوری۔ آج اچھوتوں کی ایک کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت مسٹر سرینواس ایم۔ ایل۔ سی۔ کی آپس ہال میں منعقد ہوا۔ اور سائمن کمیشن کا خیر مقدم کرنے کی قرارداد منظور ہوئی۔ تمام اچھوت اقوام سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ کمیشن سے اتحاد عمل کریں ✦

——— نئی دہلی ۲۸۔ جنوری۔ نواب صاحب بھوپال کی دختر نیک اختر شاہزادی عابدہ سلطان صاحبہ نے جن کی عمر ابھی ۱۹ سال کی ہے۔ گذشتہ جمعرات کو ایک چیتے کا شکار کیا ہے چیتے کا قد ۹ فٹ ۹ انچ ہے ✦

——— انبالہ ۲۹ جنوری۔ ۲۹۔ جنوری کی رات کو ایک مندر کے اوپر بجلی گر پڑی۔ بجلی کلس پر گرتی ہوئی اور گھنٹے کے سنگل کے ساتھ ہوتی ہوئی شوالنگ پر ختم ہوئی۔ شوالنگ کے سینکڑوں ٹکڑے ہو گئے ✦

——— حال میں دہلی کے مختلف حصص کے نائیوں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ نائیوں نے اس کانفرنس میں یہ دعوے کیا۔ کہ وہ براہمن فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ پنڈت دیوتی پرشاد نے ایک تقریر کے دوران میں یہ ثابت کیا۔ کہ نائی پہلے براہمن ہی تھے ✦

——— رنگون ۳۱۔ جنوری۔ مانڈلے رنگون میل کے حادثہ کے متعلق جو ۲۸ جنوری کی شب کو ہوا تھا حکام برما ریلوے نے ایک فہرست شائع کی ہے جو مظہر ہے۔ کہ ۲۶۔ افراد تو جائے وقوعہ پر ہی کھیت رہے تھے۔ ۱۴ ہسپتال میں ضربات کی تاب نہ لا کر مر گئے۔ ۱۸ افراد کو شدید ضربات آئی ہیں۔ ۱۲۰ اشخاص کو معمولی زخم آئے ہیں ✦

ممالک غیر کی خبریں

——— پیرس ۲۷۔ جنوری۔ شہریار و ملکہ افغانستان کیلئے نہایت شاندار کمرے مخصوص کر دئے گئے ہیں۔ جن میں چند کمرے بغرض نشست وغیرہ کے لئے اور چند آرام کرنے کے لئے ہیں۔ خاص ایوان میں وہ تاریخی گھڑی بھی نصب ہے۔ جو فرانس کے بادشاہ لوئی چہار دہم نے ٹیپو سلطان والئے میسور کو بھیجی تھی۔ یہ گھڑی ایک جہاز میں تھی۔ جو غرق ہو گیا تھا۔ مگر بعد میں تیرا لیا گیا تھا ✦

——— لنڈن ۳۰۔ جنوری۔ ارل ہیگ آج مر گئے۔ ارل ہیگ ہندوستان میں ۱۹۰۶ء میں سوار فوج کے میجر جنرل ہو کر آئے تھے۔ اس کے بعد ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۶ء تک سوار فوج کے انسپکٹر جنرل رہے۔ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک انہوں نے گذشتہ جنگ عمومی میں بھی قومی خدمات انجام دیں۔ ۱۹۱۷ء میں انہیں فیلڈ مارشل بنا دیا گیا تھا۔

——— میڈرڈ ۲۸۔ جنوری ہسپانیہ کے ناول نویس بلاسکو ابنیز کا انتقال ہو گیا ہے۔ مرنے سے پہلے اس نے وصیت کی۔ کہ جب تک موجودہ حکومت برسر اقتدار ہے۔ میری لاش کو بھی وطن میں نہ جانا چاہیئے۔

——— سڈنی ۲۹۔ جنوری۔ بلدیہ بنڈابرگ کی کونسل کے فیصلہ کے مطابق بہت سے بچوں کو ایک خاص بیماری کا ٹیکا لگایا گیا۔ گیارہ بچے ہلاک ہو گئے اور ۶ نازک حالت میں ہیں۔ تمام علاقہ میں تشویش و ہراس پیدا ہو گیا ہے۔ تدارک کے لئے برسبین سے ڈاکٹر طلب کئے گئے ہیں۔ ٹیکے کا مصالحہ کامن ویلتھ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے منگایا گیا تھا۔

——— جنیوا۔ ۲۹۔ جنوری۔ جزیرہ کراکٹو کے آتش فشاں پہاڑ کے شعلے بند ہو گئے ہیں۔ لیکن زمین کے نیچے گڑگڑاہٹ ابھی تک جاری ہے ✦

——— بغداد ۲۶۔ جنوری۔ اگست ۱۹۲۰ء میں عراق عرب کا مشہور پولیٹیکل افسر کرنل لیچ مین مقتول ہو گیا تھا۔ تھوڑا عرصہ ہوا۔ اس کا قاتل گرفتار ہوا۔ وہ ایک قبیلہ کا شیخ ہے۔ اور اس کا نام ضری بن محمود ہے ✦

——— پیرس ۳۰۔ جنوری۔ اطلاع آئی ہے۔ کہ امام صاحب احمدیہ مسجد لنڈن کی طرف سے ایک نمائندہ آیا ہے۔ جو مسلمانان لنڈن کی جانب سے اعلیحضرت بادشاہ امان اللہ خاں کی خدمت میں سلام عرض کریگا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اعلیحضرت شہریار کابل نے جامع لنڈن تتمہ [illegible] صاحب منظور فرما لیا ہے ✦